مولانا عبداللطیف مسعود رحمہ اللہ

اسلام اور عورت

موجودہ بدنظمی اور اصلاحِ معاشرہ کا ایک بہترین حل

دینِ اسلام خالقِ کائنات کا آخری اور کامل ترین ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں انسانیت کا وقار اور احترام کماحقہٗ واضح فرمایا گیا ہے۔ خاص کر صنفِ نازک (عورت) جو کہ ہمیشہ سے تحقیر و تذلیل کے زیرِسایہ زندگی گزار رہی تھی۔ اسے اس کے صحیح اور فطری مقام و مرتبہ پر سرفراز فرمایا۔ اسے قبر اور چِتا سے نکال کر تعظیم و تکریم سے نوازا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً الخ (النساء، آیت:۱)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرتے رہو جس نے تمھیں صرف ایک جان (آدم) سے پیدا فرمایا اور اسی سے اس کا جوڑا (عورت) بنایا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (زمین پر) آباد کر دیے۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں واضح فرمایا گیا ہے کہ مرد اور عورت کوئی الگ الگ مخلوق نہیں بلکہ ایک ہی مبداء سے وجود پذیر ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان میں فطری طور پر کوئی خاص امتیاز اور فوقیت نہیں۔ صرف اتنی بات ہے کہ مرد پہلے پیدا ہوا اور عورت بعد میں اِسی سے پیدا ہوئی، یعنی عورت مرد کے تابع ہے۔ عزت و وقار میں اس سے زیادہ تفاوت نہیں۔ لہٰذا مرد اس کا منتظم اور حاکم ہے۔

اسلام نے عورت کو ہر پہلو سے عزت و وقار سے نوازا ہے:

دوسرے مذاہب اور معاشروں کے مقابلہ میں اسلام نے عورت کو چار مراتب سے یعنی بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کی حیثیت سے نوازا ہے اور ہر پہلو سے اس کی قدر و منزلت اور عظمت و احترام کو اجاگر فرمایا ہے۔ چھوٹوں سے محبت و پیار اور بڑوں کی عزت و تکریم کے عنوان کے تحت عورت کو ہر مرحلہ میں بتدریج عزت شرف سے مالا مال فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ ماں کے مقام کو تو انتہائی محترم اور معظم قرار دیا کہ ''جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔'' مغربی معاشرہ میں جہاں عورت کے یہ مراتب ہرگز ملحوظ نہیں ہوتے، وہاں بوڑھے والدین کو تو انتہائی تحقیر و توہین بلکہ ایک بیکار چیز قرار دے کر گھر سے نکال دیا جاتا ہے کہ دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔ یا سرکاری اداروں (OLD AGE HOMES) میں سانس پورے کرتے

رہیں جب کہ اسلام بوڑھے ماں باپ کو انتہائی محترم قرار دے کر ان کی عزت وتکریم کی خصوصی تلقین کرتا ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت: ۲۳،۲۴) بلکہ ہر عمر رسیدہ اور سفید بالوں والے انسان کو معظم ومکرم قرار دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اَکْرَامُ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِم.

ادھر عورت بحیثیت بیوی کے خصوصی مرتبہ ومقام کی مستحق قرار دی گئی ہے۔ رب کریم نے فرمایا: وَ لَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ، بقرہ، آیت: ۲۲۸) کہ عورتوں کے بھی مردوں پر حقوق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اور فرمایا: وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ الخ، (النساء، آیت: ۱۹) کہ ان کے ساتھ عمدہ برتاؤ رکھو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حَجّۃ الوداع کے عظیم خطبہ میں اہتماماً فرمایا:

اِسْتَوْصُوْا لَھُنَّ خَیْرًا کہ ان کے ساتھ بہتر سلوک کرنا۔

قرآن مجید میں ایک معیاری بیوی کے متعلق فرمایا:

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ (النساء، آیت: ۳۴) یعنی نیکوکار خواتین وہ ہیں کہ خاوند کی فرماں بردار ہوں اور اس کی آبرو اور گھر بار کی محافظ ہوں۔ اس بنا پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے تحفظ کا (بصورتِ تزویج) یہ سبب بنایا ہے۔ محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو عورت نماز کی پابند ہو، خاوند کی تابع فرمان ہو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوسکتی ہے۔

قرآن مجید میں والدین کے حقوق نہایت اہتمام اور تفصیل سے بیان فرمائے گئے ہیں مگر میاں بیوی کے حقوق و احکام اس سے مفصل بیان فرمائے کیونکہ یہ معاشرہ کی بنیادی اکائی ہے۔ لہٰذا اِن احکام کو زیرِ عمل لاکر جنت نظیر معاشرہ کی تعمیر وتشکیل کی جاسکتی ہے۔

عورت کے متعلق رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند خاص ہدایات:

اے محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیو! اسلام نے ہی عورت کو ذلّت وتحقیر کے گڑھے سے نکال کر مقامِ عزت ووقار پر بٹھایا ہے۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی حوا کی بیٹی کو قبر اور چِتا سے نکال کر اسے عزت وتکریم سے مالا مال فرمایا ہے اور پھر اسلام اس کی عزت وتکریم کے تحفظ کے لیے احکام وہدایات بھی صادر فرماتا ہے کہ عورت سراپا پردہ، ستر اور حیا ہے۔ لہٰذا اس کا کھلے بندوں اور بے پردہ پھرنا اس کے مقام کے خلاف ہے۔ عورت رونقِ محفل نہیں بلکہ ملکۂ خانہ ہے۔ اسے اپنی آبرو کے تحفظ کے لیے ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے۔ بوقتِ ضرورت باہر نکلتے وقت باحجاب ہوکر راستے کے کنارہ پر چلنا چاہیے۔ کیونکہ حیاء عورت کی زینت اور فطرت ہے۔ فرائض الٰہی کی پابندی اور خاوند کی اطاعت

شعاری اس کے لیے دخولِ جنّت کا باعث ہے۔ خاوند کی آبرو، مال کی حفاظت کے بعد اپنی اولاد کی صحیح تربیت اس کے فرائض میں داخل ہے۔ اے بناتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تمھارے ربِ کریم کا اعلان ہے کہ اے میرے حبیب کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے پاس جب ایمان والی عورتیں حاضر ہوں تو آپ کے سامنے ان امور کا عہد کریں۔

ا۔ کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی ۲۔ چوری نہ کریں گی ۳۔ بے حیائی اور فحاشی، بے پردگی کا ارتکاب نہ کریں گی ۴۔ اپنی اولاد کو (بذریعہ اسقاط خاندانی منصوبہ بندی اور غلط تعلیم وتربیت کے) قتل نہ کریں گی ۵۔ کسی قسم کی بہتان تراشی نہ کریں گی ٦۔ اپنے محسنِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کریں گی۔ سو آپ ان سے یہ عہد اور ذمّہ داری لیں اور ان کے لیے استغفار فرمائیں۔ اللہ تو ہے ہی بخشنے والا مہربان۔ (الممتحنہ، آیت: ۱۲)

☆ یا بناتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم صرف اپنے گھر کے اندر خاوند کے لیے زیب وزینت کرسکتی ہو مگر پھر بھی ناخنوں پر نیل پالش کی اجازت نہیں۔ کیونکہ بوجہ تہہ دار ہونے کے بوقت وضو اور غسل جسم تک پانی نہ پہنچے گا۔ تو نہ وضو صحیح نہ غسل تو پھر نماز بھی صحیح نہ ہوگی۔

☆ نماز کی حالت میں ایسی چادر جس سے سر کے بال نظر نہ آئیں تمام جسم پر اوڑھ کر کمرہ کے اندر نماز پڑھوحتیٰ کہ کان بھی چھپے ہوں اور پاؤں کے ٹخنے بھی، ورنہ نماز نہ ہوگی۔ صرف چہرہ اور دونوں ہاتھ کھلے رہ سکتے ہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیو! یہ چادر اور پردہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا ہے، خبردار اسے نہ اتارنا۔

☆ بحالتِ نماز قمیض کے بازو ہاتھ کے گٹوں تک ہوں ورنہ نماز ادا نہ ہوگی۔

☆ کان اور ناک کے زیور کی صورت میں وضو اور غسل کی حالت میں ہلانا اور پھیرنا لازمی ہے ورنہ اندر کی جگہ خشک رہ جائے گی تو وضو اور طہارت نہ ہوں گے تو نماز بھی ادا نہ ہوگی۔ نیز ہاتھ کے چھلّے اور انگوٹھی کا بھی یہی حکم ہے۔

☆ لڑکیوں اور عورتوں کا ناپا کی اور طہارت کے مسائل سے واقف ہونا ازحد لازمی ہے۔

☆ اے بناتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

قَالَ نَبِيُّكُمْ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّي اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلَ النَّارِ.

ترجمہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیو! تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے عورتو! صدقہ کرو۔ صدقہ کرو۔ کیونکہ میں نے جہنم میں تمھاری اکثریت دیکھی۔